ادبیات

غزل

جناب الم مظفرنگری

دونوں عالم میں ہے ہر درد کا درماں ہونا — نشترِ عشق کا پیوستِ رگِ جاں ہونا

یہ گل و لالہ کا صد چاک گریباں ہونا — پردے پردے میں جنوں کا ہے نمایاں ہونا

اک نظر سے بھی دو عالم کے تجمل کو نہ دیکھ — یہ بھی ہے معتقدِ خوابِ پریشاں ہونا

تبصرہ وسعتِ کونین پہ کرنے والے — ایک ذرے کا بھی ممکن نہیں عرفاں ہونا

ہم دکھا دیں گے کبھی جوشِ جنوں کا اعجاز — ہر گلستاں کو سکھا دیں گے بیاباں ہونا

ذہنِ انساں کا ہوا کرتا ہے وہ ایک فریب — مشکلوں کا جسے کہہ دیتے ہیں آساں ہونا

میں ہوں پروردۂ صد عیش چمن میرے لئے — سخت مشکل ہے ابھی خوگرِ زنداں ہونا

ان کو آرائشِ جلوہ سے کہاں تھی فرصت — کس نے دیکھا نگہِ شوق کا حیراں ہونا

کس کو آتا ہے دلِ خوگرِ پیکاں کے سوا — یوں حریفِ خلشِ جنبشِ مژگاں ہونا

اُن کی زلفوں نے مری وحشتِ دل سے سیکھا — خود سنور جانا کبھی خود ہی پریشاں ہونا

میرے غم خانے میں کب دیکھئے وہ شام آئے — جس کی تقدیر میں ہے صبحِ گلستاں ہونا

فطرتِ عشق کی اک خاص ادا ہے یہ بھی — کرکے تنظیمِ وفا آپ پریشاں ہونا

ایک دن وجد میں لے آئے گا دو عالم کو — بھیگی راتوں میں محبت کا غزلخواں ہونا

دل بہلنے لگا زنجیر کے نالوں سے الم
اب تو آساں ہے مجھے خوگرِ زنداں ہونا